فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۲ ہجرت ۱۳۴۷ھش ۲۳ صفر ۱۳۸۸ھ ۲۲ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۱۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئیگی

وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں

"یقیناً سمجھو کہ دُعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئیگی وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دُعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں ... یہ خاص انعام اسلام کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے۔ لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے، پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود طالب موت اور تشنہ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے کہ اس پر منہ رکھ دے اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے ۳۰ پارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالےٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۱ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نقرس کی تکلیف میں اب پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ صرف ہلکا سا درد باقی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• ربوہ ۲۱ مئی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دو دن سے زیادہ ناساز ہے۔ ٹانگوں میں درد کی تکلیف بڑھ گئی ہے اور کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور آپ کا مقدس و بابرکت وجود ہمارے درمیان تادیر سلامت رکھے اور ہمیں آپ کے فیوض سے بہرہ ور رہنے کی سعادت بخشے آمین اللّٰھم آمین

-• حضرت منشی عبدالحق صاحب کاتب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام والد بزرگوار مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب بندش پیشاب کی بھی تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

-• میری بیٹی عزیزہ نعیمہ رانی طالبہ نصرت گرلز کالج ربوہ چند یوم سے بیمار ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اسے اپینڈکس کی تکلیف ہے جس کا جلد ترلاہور میں اپریشن ہونا ضروری ہے بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (عبدالقیوم سابق ہیڈ ماسٹر حال ربوہ)

یوم خلافت

جماعت احمدیہ ہر سال ۲۷ مئی کو یوم خلافت پر جلسہ کرتی ہے۔ یہ وہ دن ہے۔ جس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اوّل منتخب ہوئے تھے اور سب احباب نے بالاتفاق آپ کی بیعت کر کے آپ کو واجب الاطاعت امام مانا تھا۔

یوم خلافت پر تمام جماعتیں اپنے اپنے مقام پر جلسے کریں۔ جلسوں میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ نبوت کے کام کو جاری رکھنے کے لئے خلافت کا وجود ازبس ضروری ہے جو جماعتیں ۲۷ مئی کو جلسہ نہ کر سکیں۔ وہ اس تاریخ پر جلسہ کر کے رپورٹ بھجوائیں شہری جماعتیں جو ۲۶ مئی (اتوار) سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ ۲۶ مئی کو جلسہ کر سکتی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۸ء

مقصد اور لذت میں تضاد نہیں ہے

ایڈرز ڈائجسٹ اپریل ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں ایک سوال اٹھایا گیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

کیا انسان لازمی طور پر راحت طلب۔ لذتیت پرست اور تن آسان واقع ہوا ہے یا وہ لازمی طور پر مقصدیت۔ فرض شناسی اور نفس کشی کا پیکر ہے۔

یہ سوال شروع ہی سے فلاسفروں کے زیر بحث رہا ہے اور اس کی بناء پر قدیم اور جدید فلاسفروں نے مختلف سکول آف فلاسفی بنا رکھے ہیں۔ بعض فلاسفر مثلاً ڈیموکرائٹس انسان کو محض لذتیت پرست قرار دیتے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ انسان جو کام بھی کرتا ہے اس کی غرض زیادہ سے زیادہ مسرت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ یا یہ کہ انسان کو ہر کام محض زیادہ سے زیادہ مسرت حاصل کرنے کے لئے کرنا چاہیئے۔

اس کے مقابل یہ نظریہ ہے جس کو آجکل Utilitarian کہا جاتا ہے اور جو آج کل زیادہ مقبول ہے۔ جو کام زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے زیادہ سے زیادہ افادیت کا حامل ہو۔ انسان کو وہی کام کرنا چاہیئے فلسفہ کے یہ نظریات ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہو کر محض عقل کی مدد سے قائم کئے گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دونوں نظریات میں تضاد محض فرض کر لیا ہے۔ حالانکہ ان میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مسرت محض ایک احساس ہے جو کسی کام کے ساتھ چسپاں کر دیا گیا ہے۔ مثلاً جب ہم کوئی لذیذ پھل کھاتے ہیں تو اگرچہ لذت ہمیں مسرت بخشتی ہے۔ لیکن پھل کھانے کی تحریک بھوک کی طرف سے ہوتی ہے۔ انسان جب بھوکا ہوتا ہے تو انسان بھوک مٹانے کے لئے ہر کھانے والی چیز کھا لیتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ یہ چیز لذیذ ہے یا نہیں البتہ بھوک کی وجہ سے اس کو ہر چیز میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ لذت کے لحاظ سے اشیاء میں فرق نہیں ہوتا۔ بعض چیزیں زیادہ اور بعض کم لذیذ ہوتی ہیں۔ مگر جب بھوک لگی ہو تو ہر ایک چیز لذیذ محسوس ہوتی ہے آدمی کھاتا تو بھوک مٹانے کے لئے ہے مگر اس فعل میں لذت بھی حاصل کرتا ہے۔

سوال ہے کہ بھوک کیا چیز ہے۔ بھوک اس حالت کو کہتے ہیں جب انسان کی طبیعت جسم میں غذائیت کی کمی محسوس کرتی ہے۔ اس طرح جب آدمی بھوک کی وجہ سے کچھ کھاتا ہے تو اس کی غرض گو بظاہر بھوک مٹانا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقی غرض جسم کو ایسی چیز پہنچانا ہوتی ہے۔ جو اس کی زندگی قائم رکھتی ہے۔ ایسی حالت میں ہر ایک چیز محسوس ہوتی ہے۔ یہ لذت بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انسان جو کام کرتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ خواہ یہ مقصد انسان پر واضح ہو یا نہ ہو۔ اور انسان محض لذت کے لئے ہی وہ کام کرے۔ اصل چیز مقصد ہے۔ اس طرح انسان جو کچھ کرتا ہے وہ لازماً کسی مقصد کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ تاہم ایسا کوئی طریق اختیار کرتا ہے جو آسان ہو۔ دوسرے لفظوں میں جس میں لذت ہو۔

اس طرح یہ سوال کہ کیا انسان لازماً لذتیت پرست ہے یا مقصدیت پرست ہے صحیح نہیں ہے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ انسانوں کی اکثریت مقصد زندگی کے لئے لذتیت کا طریق اختیار کرتی ہے اور بعض لوگ اس میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ وہ اعتدال کی حدود سے گزر جاتے ہیں۔ تاہم ایسے لوگ بھی ہیں جو لذتیت پرستی کو اپنا مقصد حیات بنا لیتے ہیں۔ خود یہ حقائق اس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ انسان لازمی طور پر لذتیت پرست نہیں ہے۔ وہ اپنے مبالغہ آمیز نظریہ کو جامہ پہنانے کے لئے مقصدیت سے ہی کام لیتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے وہ بڑی سے بڑی تکلیف اٹھانے کے لئے بھی تیار ہوتے ہیں۔

ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ دوسری طرف مبالغہ کر کے اپنی زندگی کو فرض کا پیکر بنانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے پیش نظر بھی ایک قسم کی لذتیت ہوتی ہے گو وہ اس لذت سے مختلف ہوتی ہے جو لذتیت پرستوں کا مقصود ہوتی ہے۔

اس طرح لذتیت اور مقصدیت دو متضاد نظریئے نہیں بلکہ دونوں لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں لذتیت بغیر مقصدیت کے اور مقصدیت بغیر لذتیت کے تکمیل نہیں پا سکیں۔ البتہ بعض لوگوں میں لذتیت نمایاں ہوتی ہے۔ اور بعض میں مقصدیت۔ یعنی وجہ ہے کہ دونوں میں تضاد فرض کر لیا گیا ہے۔ الغرض ایک نارمل انسان میں دونوں باتیں اعتدال کے ساتھ اس طرح ہم آغوش ہوتی ہیں کہ جس طرح گلاب کے پھول میں رنگ اور خوشبو۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے اللہ تعالےٰ نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا۔ اور اس میں ایک طرف تو انتہائی پستی میں گرنے کے رجحانات رکھے ہیں جیسا کہ فرمایا ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ

اور

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ

کہہ کر بتایا ہے کہ انسان لذتیت کے زیر اثر برائیوں کی طرف جھک جاتا ہے۔ ساتھ ہی انسانی فطرت میں نفس لوامہ رکھ دیا ہے۔ جو اس کو برائیوں پر ٹوکتا ہے اور بلندی کی طرف اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی کا نام مقصدیت بھی رکھ سکتے ہیں الغرض انسانی زندگی لذتیت کے مابین ایک جنگ ہوتی ہے۔ اور اس لئے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ انسان لازماً لذتیت پرست واقع ہوا ہے۔ تاہم لذتیت اور مقصدیت دونوں مل کر انسانی زندگی کی تکمیل کرتی ہیں اور اس کو اس مقام پر پہنچاتی ہیں جس کو نفس مطمئنہ کہہ سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

ایک استفسار کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام لفظ آلِ محمدؐ میں ہی شامل ہیں

ایک دوست نے تسبیح و تحمید اور درود شریف کی تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے تحریری استفسار کیا ہے کہ کیا درود شریف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علیحدہ نام لے کر حضور کے لئے دعا کرنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے سائل کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام آل میں ہی شامل ہیں۔"

احباب کی آگاہی کے لئے یہ جواب شائع کیا جاتا ہے۔

خاکسار:۔ ابوالعطاء نائب ناظر اصلاح وارشاد

حقیقی خوشی

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں

(منیجر الفضل ربوہ)

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ

(قسط نمبر ۲)

مشہور ہے کہ ایک بادشاہ کہیں سے گزر رہا تھا کہ اس نے ایک بوڑھے کو ایک درخت لگاتے دیکھا جو اسّی نوّے سال کے بعد پھل لاتا تھا اور بہت آہستہ آہستہ اس کی ترقی ہوتی تھی۔ یہ حالت دیکھ کر وہ کسان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا تیری عقل ماری ہوئی ہے کہ تُو ایسا درخت لگا رہا ہے جو اسّی سال کے بعد تجھے کوئی فائدہ پہنچائے گا۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ تو اسّی سال تک زندہ رہ سکے گا۔ تیری تو موت قریب ہے۔ اگر تُو زیادہ سے زیادہ بھی زندہ رہا تو آٹھ دس سال تک زندہ رہ سکے گا۔ پھر جب تجھے اس چیز سے کوئی فائدہ نہیں تو تُو اسے کیوں لگا رہا ہے۔ کسان نے کہا آپ تو بادشاہ ہیں اور اس مرتبہ کے لحاظ سے آپ کو بڑا تجربہ کار ہونا چاہیئے تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ آدمی اٹھارہ بیس سال کا ہو کر کھیتی باڑی کا کام اچھی طرح سنبھال سکتا ہے اگر وہ اس وقت اس درخت کو لگائے اور اسّی سال تک یعنی جب اس کی عمر سَو سال کی ہو جائے انتظار کرتا رہے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس وقت تک وہ زندہ رہے گا۔ ان میں سے تو اکثر اس پھل کے آنے سے پہلے ہی مر چکے ہوں گے۔ اور بہت ہی کم تعداد ایسی ہو گی جو اس سے فائدہ اٹھا سکے گی۔ اگر ہمارے باپ دادا بھی اسی خیال سے درخت نہ لگاتے تو پھر یہ درخت دنیا میں ہوتا ہی نہ۔ ہر شخص کہتا کہ میں کیوں اس درخت کو لگاؤں جبکہ میں نے اس کا پھل کھانا ہی نہیں لیکن یہ جاننے کے باوجود کہ انہوں نے پھل نہیں کھانا انہوں نے درخت لگائے اور ہم نے ان کا پھل کھایا۔ اب ہم لگائیں گے تو ہماری اولادیں کھائیں گی۔ بادشاہ کو یہ بات بہت پسند آئی اور اس نے کہا "زہ" زہ کے معنے ہیں واہ واہ۔ بادشاہ نے اپنے وزیر کو جو سفر میں ہمیشہ اسکے ساتھ رہتا تھا ہدایت کی ہوئی تھی کہ جب میں کسی سے خوش ہو کر "زہ" کہا کروں تو تم اس شخص کو تین ہزار درہم یعنی ساڑھے سات سَو روپیہ انعام دے دیا کرو۔ جس وقت بادشاہ نے کہا "زہ" تو وزیر نے اسی وقت تین ہزار درہم کی تھیلی کسان کو پکڑا دی۔ جب کسان کو تھیلی ملی تو اس نے پوچھا کہ یہ تھیلی مجھے کس لئے دی گئی ہے وزیر نے کہا کہ جب بادشاہ کسی بات پر خوش ہو کر "زہ" کہتا ہے تو اس وقت یہ تین ہزار درہم کی تھیلی اس شخص کو دیدی جاتی ہے جس کی بات پر بادشاہ سلامت خوش ہو کر زہ کہتے ہیں کسان نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ بادشاہ سلامت! آپ فرما رہے تھے کہ تم ایسا درخت لگا رہے ہو جس کا پھل تم نے نہیں کھانا۔ بادشاہ سلامت لوگ یہ درخت لگاتے ہیں تو اسّی سال کے بعد اس کا پھل کھاتے ہیں۔ گندم بوتے ہیں تو چھ ماہ بعد کاٹتے ہیں لیکن میں نے تو اپنا پھل دمِ نقد وصول کر لیا ہے۔ اس پر بادشاہ نے پھر کہا "زہ" یعنی اس نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے۔ وزیر نے جھٹ تین ہزار درہم کی دوسری تھیلی کسان کو دے دی۔ کسان دونوں تھیلیوں کو ہاتھ میں پکڑ کر کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! پھل دار درخت سال میں ایک دفعہ پھل دیتے ہیں۔ بعض درخت ایسے بھی ہوتے ہیں جو سال میں دو دفعہ پھل دیتے ہیں۔ پھر بعض ایسی فصلیں بھی ہوتی ہیں جو مہینہ دو مہینہ کے بعد کاٹی جاتی ہیں۔ غرض کوئی فصل ایسی نہیں کہ جس دن اسے اگایا جائے اسی دن وہ پھل دے دے یا کسی قسم کا اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ لیکن میں نے ایک منٹ میں دو دفعہ پھل کھا لیا ہے۔ بادشاہ نے کہا "زہ" اس پر وزیر نے جھٹ تیسری تھیلی کسان کو دے دی۔ اس کے بعد بادشاہ کہنے لگا اس بوڑھے نے تو ہمیں لوٹ لینا ہے۔ آگے چلو۔

اب دیکھو بوڑھے نے پھل کا درخت لگایا تا کہ آئندہ نسلیں کھائیں یہ "لانگ ٹرن پالیسی" کہلاتی ہے۔ لانگ ٹرن پالیسی میں لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ زمینیں خریدتے ہیں اس غرض سے کہ ہمارے بیٹوں کے کام آئیں اور وہ مشکلات میں نہ پھنسیں لیکن میں نے کسی زمیندار کو نہیں دیکھا کہ اس نے اپنے پوتوں کے لئے زمینوں کا انتظام کیا ہو۔ اگرچہ یہ بھی ایک لانگ ٹرن پالیسی ہے کہ بیٹوں کے مفاد کے لئے زمین خریدی جائے۔ لیکن بڑے بڑے زمیندار بھی اپنے پوتوں کے لئے زمینیں نہیں خریدتے صرف بیٹوں کا خیال رکھتے ہیں۔ ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے لاکھوں کی ہے اور اس کا اکثر حصہ زمینداروں کا ہے اور ان میں بڑے بڑے امیر زمیندار ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے اس غرض سے زمین خریدی ہو کہ پوتوں کے کام آئے۔ پھر ہزاروں غیر احمدی۔ ہندو اور عیسائی ہیں جو مجھ سے ملتے ہیں مشورہ کرتے ہیں اور دعاؤں کے لئے کہتے رہتے ہیں۔ اور میں ان کی حالت جانتا ہوں لیکن میں نے ان میں سے بھی کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اس غرض سے زمین بڑھا رہا ہو یا مال جمع کر رہا ہو کہ اس کے پوتوں کے کام آسکے۔ ہر ایک اس لئے بڑھاتا ہے کہ اس کے بیٹے کے کام آسکے۔ پوتے کا کسی کو خیال ہی نہیں آتا لیکن اس کے مقابل پر ابراہیمؑ کی لانگ ٹرن پالیسی دیکھو۔ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کے دو بیٹے تھے آپ نے ایک بیٹے حضرت اسحٰقؑ کو کہا کہ آباد ملک میں جا کر تبلیغ کرو اور دوسرے بیٹے کو مکّہ میں جو کہ وادیٔ غیر ذی زرع تھی چھوڑ آئے اس غرض سے کہ ڈیڑھ ہزار سال بعد جو قوم یہاں آباد ہو چکی ہو گی اس کو ایک رہبر کی ضرورت ہو گی اور اس وقت میری یہ نسل خدا تعالیٰ کا نام بلند کرے گی۔ اب دیکھو یہ کتنی بڑی لانگ ٹرن پالیسی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دو دن کے بعد قبیلۂ جرہم کے لوگ وہاں آ کر آباد ہو گئے تھے لیکن وہ بھی کتنے ہوں گے زیادہ سے زیادہ پچاس ساٹھ ہوں گے اس سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ اور گو یہ لوگ وہاں آ کر آباد بھی ہو گئے لیکن پھر بھی مکّہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے زمانہ میں تو نہیں بنا بلکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بعد ڈیڑھ ہزار سال اس کو آباد ہوتے لگے۔ غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادیٔ غیر ذی زرع میں اس لئے بٹھایا تا ڈیڑھ ہزار سال بعد جب یہ جنگل آباد ہو تو اس وقت یہ نسل ان کو تبلیغ کرے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے اشوک کے زمانہ میں یا بکرماجیت کے زمانہ میں کوئی پنتھ یا وِدّوان یا سناتنی یا جینی اپنی اولاد کو سرگودھا جا کر یا منٹگمری جا کر میں اس لئے بساتا کہ کبھی نہ کبھی یہ علاقہ آباد ہو گا اور جب یہ علاقہ آباد ہو گا تو اس وقت یہ خدا کا نام لیں گے۔ یہ کتنی لانگ ٹرن پالیسی ہے۔ دو ہی بیٹے ہیں ایک کو تو آباد علاقہ میں بھیج دیا تا کہ وہ وہاں تبلیغ کرے۔ اور دوسرے کو وادیٔ غیر ذی زرع میں بٹھا دیا تا کہ جب وہ آباد ہو تو اس کی نسل وہاں تبلیغ کرے۔ اتنی لانگ ٹرن پالیسی میرے نزدیک نہ سیاسی لحاظ سے نہ تجارتی لحاظ سے۔ نہ سائنس کے لحاظ سے۔ نہ کسی قوم نے نہ کسی قبیلہ نے۔ نہ کسی خاندان نے۔ نہ کسی علمی گروہ نے۔ اور نہ کسی فلسفی جماعت نے اختیار کی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ کے لئے اختیار کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے چند دنوں کا سوال نہ تھا بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں سالوں کا سوال تھا۔ کسی کو علم نہیں تھا کہ عرب کب آباد ہو گا اور کتنی دیر تک ان کی اولاد کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس تمام واقعہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ارادہ کے ساتھ الہامِ الٰہی بھی شامل تھا لیکن اللہ تعالےٰ بھی اپنے بندے کی قلبی کیفیت کو دیکھتے ہوئے ہی اس کے

مطابق الہام نازل فرماتا ہے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی کیفیت ایسی نہ ہوتی اور ان کے جذبات ایسے نہ ہوتے تو اللہ تعالےٰ ان کو کبھی اپنے بچے کو قربان کرنے کا حکم نہ دیتا۔ اگر ان کے دل میں یہ تڑپ نہ ہوتی کہ ان کا بچہ خدا کی راہ میں قربان ہو تو اللہ تعالےٰ ان کے لئے یہ کبھی سامان پیدا نہ کرتا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ سامان پیدا کرنا بتاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں یہ تڑپ موجود تھی اور اسی تڑپ کی وجہ سے ہم کہتے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

جب ہم درود پڑھتے ہیں تو ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ جذبہ یاد آجاتا ہے اور ہمارے دلوں میں بھی یہ خواہش موجزن ہوتی ہے کہ تمام دنیا میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند ہو اور کیا آبادیاں اور کیا ویرانے ہر جگہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی آواز بلند ہو۔

ڈلہوزی سے قریباً بارہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جس کو کھجیار کہتے ہیں۔ اس میں ایک تالاب ہے اور اس تالاب میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو تیرتا پھرتا ہے۔ معلوم نہیں کہ کس طرح خدا تعالےٰ کی قدرت سے وہ حصہ زمین سے علیحدہ ہو گیا۔ اس جزیرہ میں گھاس اور مٹی کے سوا کچھ نہیں۔ وہ تالاب جس میں وہ جزیرہ تیرتا ہے قریباً دو سو فٹ لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہے اور وہ جزیرہ تیس پینتیس فٹ کے قریب لمبا چوڑا ہے اور ہوا کے چلنے سے ہلتا اور ایک طرف سے دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ ہندوؤں کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص کرشمہ ہے۔ وہاں ایک مندر ہے جو ایک سادھو کی یادگار کے طور پر بنایا گیا ہے۔ اس سادھو کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اس تالاب کی تہ کا پتہ لگانے کے لئے اسّی سال تک رسّی بٹ بٹ کر اس میں ڈالتا رہا لیکن باوجود اسّی سال تک رسّی بٹنے کے وہ رسّی پانی کی تہ تک نہ پہنچی۔ آخر اس سادھو نے "تُو ہی پرمیشور ہے" کہہ کر اس تالاب میں چھلانگ لگا دی اور ڈوب گیا۔ ایک دفعہ ہم کھجیار گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس جزیرہ پر چڑھنا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے ایک دوست سے کہا کہ ہمت کرو اور یہ جو تختے اور گیلیاں ارد گرد پڑی ہیں اٹھا لاؤ تاکہ ان کے ذریعہ ہم جزیرہ کے زیادہ قریب ہو جائیں اس وقت کوئی ہندو یا سرکاری افسر وہاں نہیں تھا جو ہمیں جزیرہ پر چڑھنے سے روکتا۔ ایک گیلی ہم نے تالاب میں ڈالی اور اس سے کہا کہ تم اس کے ساتھ چمٹ جاؤ ہم گیلی کو دھکا دیں گے اور تم جزیرے تک پہنچ جاؤ گے اور ساتھ چپو بھی دے دیا کہ اگر ضرورت ہو تو اس سے کام لے لینا۔ چنانچہ ہم نے گیلی کو دھکا دیا اور وہ دوست جزیرے تک پہنچ گئے اور اس کو آہستہ آہستہ ہمارے پاس لے آئے جب جزیرہ ہمارے پاس آ گیا تو میں نے کہا یہ موقعہ ہے اس پر اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرو۔ اس سے پہلے کسی نے اس پر اللہ تعالےٰ کا نام بلند نہیں کیا۔ چنانچہ ہم اس جزیرہ پر چڑھ گئے اور خوب اذانیں دیں۔ اس بات کا علم ہونے کے بعد گورنمنٹ نے یہ قانون بنا دیا کہ کسی شخص کو اس جزیرہ کو کھینچنے یا اس پر چڑھنے کی اجازت نہیں۔ اب بے شک یہ قانون بن جائے لیکن ہم نے تو اس پر اذانیں دیدیں اور اللہ تعالےٰ کا نام اس پر بلند کر دیا۔ جب ہم اذانیں دے رہے تھے تو مندر کا ایک پجاری آ گیا چونکہ ہمیں روکنے کی اس میں جرأت نہ تھی اس لئے وہ ہمیں ڈرانے کے لئے کہنے لگا کہ اس جزیرہ پر ایک بہت بڑا سانپ رہتا ہے خطرہ ہے کہ آپ میں سے کسی کو کاٹ نہ کھائے۔ میں نے کہا سانپ کاٹتا ہے تو کاٹنے دو مگر ہم اس پر اذانیں ضرور دیں گے کیونکہ مومن کے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ میں وہاں اللہ کا نام بلند کروں جہاں کسی نے بھی نہیں کیا۔ پس اپنے اندر ابراہیمی جذبہ پیدا کرو۔ اور جو ملک آباد ہیں اُن میں تبلیغ کے لئے نکل جاؤ اور جو ملک غیر آباد ہیں وہاں اپنے بچوں کو بسا دو جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد عرب میں بسا دی تاکہ جب بھی عرب آباد ہو تو ان کی اولاد ان میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے والی ہو۔ یہ گوبی ڈیزرٹ یا دوسرے غیر آباد علاقے جو آج بیابان اور ویران نظر آتے ہیں تم ایسے علاقوں کو آباد کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ بجلی سے چلنے والی مشین یا کلیں ایسی نکال دے جن کے ذریعہ یہ علاقے بھی آباد ہو جائیں اور یہ کوئی بعید از قیاس بات نہیں۔ کیونکہ باقی غیر آباد علاقے بھی تو پہلے اسی طرح ویران تھے۔ پس جہاں امریکہ۔ افریقہ۔ انگلستان جرمن۔ اٹلی اور دوسرے آباد ممالک میں ہمارے مبلّغ جائیں وہاں ساتھ ہی ہمیں یہ بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ گوبی جیسے ریگستانوں اور ہندوستان کے ریتلے علاقوں یا عرب کے غیر آباد علاقوں میں بھی ہم احمدیوں کو بسا دیں تاکہ جب بھی وہ علاقے آباد ہوں وہاں احمدیوں کی نسل موجود ہو جو ان میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کا نام بلند کرے۔ ابراہیمی طریق تو یہی ہے کہ جو ملک آباد ہیں ان میں اپنے مبلّغ بھیجو۔ اور جو ملک غیر آباد ہیں وہاں اپنی نسلیں بسا دو۔ یہ ایسا جذبہ ہے کہ اس کے ماتحت جو قدم بھی تم اٹھاؤ گے اللہ تعالےٰ اس میں برکت دے گا اور تمہارے ساتھ وہی سلوک کریگا جو اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے کیا۔ ہم دن رات کہتے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ہم اسی لئے کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں یہ جذبہ تھا کہ اس کا ایک حصہ آبادیوں میں تبلیغ کرنے لگ گیا اور دوسرا حصہ ویرانوں میں جا بسا۔ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بھی تبھی ان برکات کی وارث ہو سکتی ہے جب اس کا ایک حصہ آبادیوں میں تبلیغ کرے اور سیدھی راہ سے برگشتہ لوگوں کو صراطِ مستقیم کی طرف لائے اور دوسرا حصہ غیر آباد علاقوں میں جا کر رہائش اختیار کرے تاکہ جب وہ علاقے آباد ہوں تو کلمہ پڑھنے والے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنی جانیں قربان کرنے والے لوگ وہاں موجود ہوں اور دنیا کی تمام آبادیاں اور ویرانے اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج رہے ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

یکم جولائی کو شروع ہو رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس سال فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس مرکزِ سلسلہ ربوہ میں یکم جولائی سے شروع کی جائے۔ احباب کو معلوم ہے کہ جماعتی انتظام کے ماتحت یہ کلاس ہر سال جاری ہوتی ہے اس کا عرصہ ایک ماہ ہوتا ہے۔ اس کا نصاب اور پروگرام حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی زیرِ نگرانی تیار ہوتا ہے (جو عنقریب شائع ہو جائے گا)

اضلاع اور جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کا فرض ہے کہ اس کلاس کے لئے مناسب نمائندے منتخب فرما کر مرکز کو اطلاع دیں۔

باہر سے آنے والے تمام طلبہ کی رہائش اور خوراک کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

گزشتہ سال کے طلبہ پوری کوشش کریں کہ وہ بھی ضرور شامل ہوں تاکہ ان کی تعلیم کا تسلسل جاری رہے۔ انفرادی درخواستیں بھی امیر یا صدر جماعت کے توسط سے آنی لازمی ہیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ۔ پاکستان

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

83

از مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب لطیف آباد۔ حیدر آباد

مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا کے قرآنی فرمودہ کے ماتحت بظاہر صحراؤں کو بیکار سمجھی جانے والی بحری ریت اور سمندری نمکین پانی سے سعی للبقا کے مدنظر اسرائیل نے ۱۹۲۹ء میں اپنے لئے نہر سویز بند ہو جانے پر ایلات صحرا کی وادی عربیہ میں جو نفع مند کاشت سبزیوں۔ چارے سرسوں تودیہ۔ گندم اور پٹ سن کی قسم کا Rush ghass ۱۲۰۰ ایکڑ میں کاشت کا پروگرام کامیابی سے بنایا اُس کا تفصیلی ذکر الفضل میں بعنوان نمکین سمندری پانی سے نفع مند کاشت کے سلسلہ میں خاکسار کر چکا ہے۔ اور پھر اُس کے بعد دوسرے قرآنی ارشاد فَدَرُوْہُ فِیْ سُنْۢبُلِہٖ میں عالمی غذا گندم کی پانچ ہزار سال لمبی مدت تک محفوظ حالت میں قائم رکھنے کا بیان آ چکا ہے اب چونکہ کپاس کا موسم چل رہا ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ کے ماتحت کپاس کی نفع مند کاشت اور فی ایکڑ کم و بیش ۵۰ من پیداوار حاصل کرنے کے سلسلہ میں مصری طریقہ کاشت عرض کیا جاتا ہے۔

قدرت نے بیج کو اپنی ذات میں نشوونما کے لئے ایک مکمل اکائی بنایا ہے اور اس کا Medea اس کے اندر اس کے مغز میں ہے جس سے ابتدائی شگوفہ بنتا ہے۔ اور مغز کے استعمال میں آ جانے اور ختم ہو جانے کے بعد شگوفہ تکمیل پا کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ اب وہ مٹی اور کھاد سے اپنی خوراک حاصل کر سکے۔

گویا نشوونما کے لئے مٹی اور کھاد کی ثانوی حیثیت ہوتی ہے۔ لہٰذا کاشت کے معاملہ میں اولیت عمدہ بیج کو حاصل ہے اور اسکے بعد جو چیز اہم ہے وہ یہ ہے کہ بیج سے نظر آنے والے اور نظر نہ آنے والے طفیلی پودوں کے تخم دور کئے جائیں۔ تاکہ ہماری عدم توجہی کوتاہی یا غفلت سے بیج میں پیدا ہو جانے والے اور اسکو نقصان پہنچانے والے کیڑوں مکوڑوں اور بائی جراثیم اور طفیلی پودوں کو دور کر دیا جائے۔ جو کہ گویا وَاِذَا مَرِضْتُ کے ماتحت آتے ہیں۔ تو پھر اس کے بعد قدرت کا عمل فَھُوَ یَشْفِیْنِ کا ہوتا ہے اور صحیح نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ کپاس کے بنولہ کے اندر جو Parasite ہوتا ہے۔ اسکے متعلق امریکن اٹامک انرجی کمیشن اپنی آخری آٹھ سالہ تحقیقاتی رپورٹ میں واضح کر چکا ہے کہ یہ جراثیم جننگ فیکٹری سے بھی بچ کر نکل آتا ہے کیونکہ وہ بنولہ کے خول کے اندر چھپا ہوا محفوظ رہتا ہے اور پھر کھیت میں جا کر کاشت ہو جانے کے بعد فصل کو نقصان پہنچا دیتا ہے

اس کا حل اٹامک انرجی کمشن انگلستان کے چیف آفیسر مسٹر ڈبلیو۔ جی بس نے یہ بتلایا ہے کہ بیج کو کاشت کرنے سے قبل Sterilize کر لیا جائے۔ جس سے ۳۰ سے ۳۵ فی صد نقصان بچایا جا سکتا ہے گویا اسی حد تک فصل میں بڑھوتی حاصل کی جا سکتی ہے اور وہ اسکے متعلق حکومت پاکستان کو بعنوان Dusta Dal۔ انگریزی ڈان میں توجہ دلا چکا ہے تاکہ پاکستان کی غذائی کمی دور ہو سکے وغیرہ

مصری طریقہ کاشت یہ ہے کہ عمدہ چنے ہوئے کپاس کے بیج نکال کر حساس ترازو میں دوسرے بیج ان کے برابر کے نکال لئے جائیں۔

اور کاشت سے قبل ان کو Sterilization کے بعد جو دیہات میں عام موٹر کی مثبت اور منفی دونوں تاروں کو پانی بھرے ڈرم میں ڈال کر جس میں بیج ڈالا گیا ہے ۸-۸ منٹ موٹر چلانے سے کیا جا سکتا ہے بعد ۸ سے ۱۰ والٹیج تک کافی ہو سکتا ہے (اس سے زیادہ والٹیج سے بیج کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔)

کھیت کی کھیلیاں بنا کر قطاروں اور پودوں کا باہمی فاصلہ ۵ فٹ اور ۴ فٹ رکھنے سے ایک ایکڑ میں ۲۱۷۸ پودے آ سکتے ہیں۔ وتر آنے پر ایک لکڑی کی کھیلی جو کہ ۲½ - ۳" انچ گہرا سوراخ نکال سکے اس سے کھیلیوں پر سوراخ مناسب مجوزہ فاصلے پر نکالتے جائیں۔ اور جراثیم سے مبرا چنے ہوئے دو۔ دو دانے سوراخ میں ہاتھ سے گراتے جائیں۔ اور اسے مسامدار بنانے کے لئے گیلی ریت کی ایک ایک مٹھی سوراخ میں دانوں کے اوپر ڈال کر اس کا منہ بند کرتے چلے جائیں۔ اس طرح کاشت سے گڈائی میں اور پھر چنائی میں بھی سہولت ہو گی اور دوسری فصل کپاس کی درمیانی جگہوں پر بھی لی جا سکتی ہے۔ ایک عمدہ پودا اس طرح کم و بیش ایک سیر کپاس پیداوار دے تو ۲۰۰۰ پودا (حوادث کے مدنظر ۱۷۸ پودے خارج کر دینے کے بعد) آپ کو ۵۰ من پیداوار کپاس کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دے سکتا ہے۔ اور اس طرز عمل سے ہی مصری لوگ اعلیٰ درجہ کی خالص اور عمدہ لمبے ریشہ والی روئی حاصل کرتے ہیں۔

ہمارے احباب سنجیدگی سے توجہ کر کے اگر قرآنی صداقت کی تصدیق کے لئے اس فصل میں صرف تجربتاً ہی تھوڑے رقبہ پر کاشت کر لیں تو ہم عمر بھر ثواب پائیں گے۔ واضح رہے کہ ہمارے اپنے علاقوں میں ماگنجان آبادیوں کے پرانے سمجھدار زمیندار اپنے محدود رقبہ کے گرد گرد عمدہ چنے ہوئے دو دو بیج فصل کناروں پر لگا کر ہی اپنے کنبہ کی سالانہ کی روٹی کی ضرورت پوری کر لیتے ہیں

خورشید یونانی دواخانہ جسٹرڈ ربوہ
کی
مشہور و معروف دواساز ادارہ
جس میں
عرق، شربت ہر قسم تازہ بتازہ
صاف ستھرے اور مکمل اجزاء سے
تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی
مفرد و مرکب ادویہ
ہر وقت تیار ملے سکتی ہیں
اپنی
جملہ طبی ضروریات کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ کو ہمیشہ یاد رکھیں

برین ٹانک
BRAIN TONIC
دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کا بہترین علاج ہے۔ اعصاب کو طاقت دیتی اور قوت کار کو بڑھاتی ہے
فی شیشی -/۳ درجن پر ۲۵ فیصدی کمیشن خرچ ڈاک -/۸
کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۳ کمرشل بلڈنگ گلبرگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ متصل ڈاکخانہ ربوہ

زکوٰۃ

کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

چوہدری عباس احمد مرحوم کا ذکر خیر

امریکہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کے بڑے بیٹے چوہدری عباس احمد صاحب کا بعمر ۳۲ سال انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم پر دمہ کا حملہ ہوا۔ ہسپتال پہنچاتے پہنچاتے حالت خراب ہو گئی اور ہسپتال میں جاتے ہی دم توڑ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے والدین کے لئے مرحوم کا اس طرح جوانی میں ان کو داغ جدائی دے دینا بہت بڑا سانحہ ہے۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے والدین کی فرمانبرداری کا نہایت اعلیٰ نمونہ تھے۔

۱۹۴۵ء میں حضرت مولانا شمسؓ صاحب کے دور امامت میں لندن آئے حضرت شمس صاحبؓ کی زیر نگرانی قرآن مجید مکرم مولوی محمد ابراہیم خلیل صاحب نے ختم کروایا۔

امریکہ میں ملازمت نہایت محنت اور دیانت سے کرتے تھے افسران بالا ان کے حسن کارکردگی سے اتنے خوش تھے کہ جب بھی مرحوم نوکری چھوڑنے کا نام لیتے تو وہ ان کی تنخواہ میں ایزادی کر کے ان کو روک لیتے

پچھلے سال لندن آئے۔ خاکسار کو ان سے ملنے کا موقع ملا۔ اور ان کی شرافت اور نیکی کا دل پر اثر ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے بوڑھے والدین کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں۔ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائینگے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۳

میں امۃ المجید بیگم زوجہ چوہدری رفیق احمد صاحب بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۲ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی کوئی آمد ہے۔ زیور کا نئے ونی نو ماشے مالیت ۹۴۰۰ روپے

حق مہر ۸۰۰۰

میزان ۸۹۴۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ بقلم خود امۃ المجید بیگم ۱۲/۳/۶۸

گواہ شد:- محمد افضل بٹ حقیقی بھائی موصیہ کلرک دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ۱۲/۳/۶۸

گواہ شد:- محمد عثمان شاہ سیکرٹری وصایا ۱۲/۳/۶۸

مسل نمبر ۱۹۲۴

میں محمد صادق ولد حاجی نواب خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۸ ج ب ہسیانہ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ چک ۳۸ ج ب ہسیانہ میں میری زمین دو ایکڑ چار کنال ہے۔ جس کی موجودہ قیمت ایک ہزار دو سو روپے فی ایکڑ ہے۔ کل قیمت ۲۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۶۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی تہائی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد صادق ولد حاجی نواب خان صاحب چک ۳۸ ج ب لائلپور۔

گواہ شد:- برکت علی خان پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۳۸ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

گواہ شد:- دوست محمد سیکرٹری مال چک ۳۸ ج ب ضلع لائلپور

گواہ شد:- حافظ بشیر احمد ولد حاجی نواب خان برادر موصی۔

مسل نمبر ۱۹۲۵

میں بیجر منظور الحسن صاحب ایم ایس سی ولد خان صاحب ڈاکٹر نور الحسن صاحب مرحوم قوم راجپوت طور پیشہ پنشنر عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ مکان جدی مشترکہ واقع محلہ خراجگاہ گجرات قیمت حصہ خرد ۲۰۰۰/-

۲۔ زرعی اراضی ۶ ایکڑ ۲ کنال

مالیتی :- ۱۰۰۰/-

کل مالیت ۶۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی تہائی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد منظور الحسن ولد ڈاکٹر نور الحسن صاحب مرحوم محلہ خراجگاہ گجرات حال اسلامیہ کالج لائلپور

گواہ شد:- ناصر احمد پریذیڈنٹ حلقہ پلیسیز کالونی لائلپور۔ گواہ شد:- سعید احمد ناصر سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ شہر و ضلع لائلپور

"امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ" سندھی میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ یورپ کے دوران ویمبلے ٹاؤن ہال لندن میں "امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ" کے نام سے جو تقریر فرمائی تھی۔ اس اہم تقریر کا خاکسار نے سندھی ترجمہ کر کے حضور سے حضور سے شائع کرنے کے لئے عرض کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ امن کا پیغام کو سندھی میں ضرور شائع کریں"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے ارشاد کے ماتحت "امن کا پیغام" سندھی سات ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل پیج آرٹ پیپر کا ہے۔ اور اس پر حضور کا فوٹو بھی شائع کیا گیا ہے۔ اس کی اشاعت میں حسب ذیل احباب اور جماعتوں نے مدد فرمائی ہے۔

۱۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر خیرپور ڈویژن

۲۔ مکرم حاجی عبد الرحمان صاحب زمیندار باندھی۔ امیر ضلع نوابشاہ

۳۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد۔

۴۔ مکرم محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ نوابشاہ

۵۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد (۶) جماعت احمدیہ مورو۔ ضلع نوابشاہ

اللہ تعالیٰ ان احباب اور جماعتوں کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔

"امن کا پیغام" احباب اور جماعتیں خاکسار سے ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

خاکسار:- غلام احمد فرخ - مربی سلسلہ احمدیہ
احمدیہ حال - گاڑی کھاتہ - حیدرآباد

اعلان

مکرم ملک بشارت احمد صاحب ولد ملک غلام احمد صاحب موصی ۱۷۰۵۵ نے مارچ ۶۳ء میں کراچی سے وصیت کی تھی۔ جس کو دفتر ہذا کی طرف کئی مرتبہ فارم اصل آمد بھجوایا گیا۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ پھر مکرم شیخ رفیع الدین صاحب کی معرفت فارم بھجوایا گیا۔ جس پر انہوں نے نوٹ دیا ہے کہ

"موصی موصوف پہلے نیوی میں ملازمت کرتے تھے اور پاکستان نیوی فلیٹ میں قیام پذیر تھے لیکن اب وہ نیوی کی ملازمت چھوڑ کر ناظم آباد کی طرف چلے گئے ہیں جن کا ہمیں علم نہیں"۔ لہٰذا اب بذریعہ الفضل اعلان کیا جارہا ہے۔ کہ اگر ملک بشارت احمد صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ قائم کریں۔ اور اگر کسی صاحب کو ان کے ایڈریس کے متعلق علم ہو۔ تو دفتر ہذا کو مطلع فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

لیڈی، سب اسسٹنٹ سرخیوں کی ۲ جمع ایک (ڈیٹنگ لسٹ، عارضی اسامیاں جن کے مستقل ہونے کا امکان ہے) پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی سکونت رکھنے والی خواتین سے مورخہ ۱۵ جون ۱۹۶۸ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ تنخواہ ۲۲۵-۱۰-۲۶۵-۱۵-۴۰۰ روپے (کنسالیڈیٹڈ) کے سکیل میں۔ (۲۲۵ روپے ماہوار ہوگی۔ اس کے علاوہ پاکستان ویسٹرن ریلوے میں رائج دیگر الاؤنسز بھی دیئے جائیں گے۔

ریکروٹمنٹ حکومت کی پالیسی کے تحت علاقائی بنیادوں پر کی جائے گی۔ ان اسامیوں کا ۲۵ فیصد اور ۳۳ فیصد بالترتیب (۱) سابقہ فوجیوں اور (۲) ریلوے ملازمین (ملازمت میں آؤٹ ریٹائرڈ ہو چکے ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے لڑکوں، پوتوں، نواسوں اور باپ فوت ہو جانے کی صورت میں زیر کفالت بھائیوں کے لئے محفوظ ہیں متذکرہ آئٹم (۱) کی مد میں ۳۳ فیصدی اسامیوں کے زمرہ میں آنے والے امیدواروں کو چاہیئے کہ اپنی درخواستوں کے ہمراہ درج ذیل دستاویزات ارسال کریں۔

(ا) اس بات کا ثبوت کہ امیدوار کا والد، دادا یا بھائی مستقل ریلوے ملازم ہے / تھا زیر کفالت بہن ہونے کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ امیدوار کا والد اب زندہ نہیں ہے اور وہ مکمل طور پر اپنے بھائی ہی کی کفالت میں ہے۔ پوتی / نواسی ہونے کی صورت میں اپنے علاقہ کی بنیادی جمہوریتوں کے چیئرمین یا کسی گزیٹڈ افسر سے اصل رشتہ کے ثبوت کا سرٹیفکیٹ اور اس کے علاوہ دادا یا نانا کی ملازمت کا سرٹیفکیٹ۔

(ب) اگر امیدوار کا دادا یا نانا اب ریلوے ملازمت میں نہیں ہے تو اس بات کا واضح ثبوت کہ

(۱) اسے ملازمت سے برطرف نہیں کیا گیا تھا یا ایفی شینسی اور ڈسپلن رولز کے تحت ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔ اور

(۲) اس سے گریچوٹی یا پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن کی صورت میں خصوصی امداد حاصل کی تھی،

کم از کم قابلیت

سابقہ انڈین میڈیکل ڈگری ایکٹ نمبر ۷ آف ۱۹۱۶ کے شیڈول میں دیئے گئے حکام میں سے (ماسوائے یونیورسٹیوں کے) کسی ایک سے لائسنس یافتہ ہوں یا ایل ایم پی حاصل کیا ہو ان کے لئے ضروری ہے کہ پراونشل میڈیکل رجسٹروں میں سے ایک پر رجسٹرڈ ہوں۔

عمر کی حد

۱۵ جون ۱۹۶۸ء کو ۴۵ سال تک سابقہ فوجی ملازمین جو ۱۹۵۳ء یا اس کے بعد تاریخ ہوئے ہوں اُن کے لئے مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں متعلقہ ملازم کی طرف سے فوج میں کی گئی ملازمت جمع اُس وقفے کی حد تک ہوگی جو ان کے سول ڈیپارٹمنٹ میں دوبارہ تقرری کی تاریخ تک بنتا ہے۔

درخواستوں کی ترسیل

ا۔ درخواستیں ضروری ہے کہ مقررہ فارموں پر جو کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے ۱ روپیہ فی فارم کے عوض مل سکتے ہیں ان میں درج کردہ ہدایات کے مطابق پُر کر کے قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے ارسال کی جائیں براہ راست موصول ہونے والی درخواستوں پر ہرگز غور نہیں کیا جائے گا۔

ب۔ سرکاری ملازمین کی صورت میں درخواستیں قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے اور ان کے محکمہ کے سربراہوں کی معرفت ارسال کی جائیں۔

ج۔ درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد، ایک نقل مصدقہ تصویر کی اور متعلقہ ضلع میں مستقل رہائش کے سکونتی سرٹیفکیٹ جو کہ درجہ اوّل مجسٹریٹ / متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حاصل کیا گیا ہو کے ڈسٹرکٹ چیئرمین پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کو قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے زیادہ سے زیادہ ۱۵ جون ۱۹۶۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

خصوصی رعایت

۴۴ ترقی پذیر علاقوں یعنی قبائلی اور ایجنسیوں کے امیدواروں کے لئے زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں تین سال کی رعایت اور درخواست فارم کی قیمت ۱ روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہوگی۔

ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے بلائے گئے امیدواروں کو کسی قسم کا سفر خرچ یا کوئی الاؤنس نہیں دیا جائے گا۔

کامیاب امیدواروں کو ضروری میڈیکل ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہوگا۔

INF (L) 1365

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سا مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اسی میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

زد جام عشق
مشہور و معروف نسخہ
جسے
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے
ترتیب دیا ہے۔ اعصاب اور پٹھوں کی
طاقت کا بے نظیر علاج، نیز طاقت کی
بے نظیر اور بے مثل دوا ہے
مکمل کورس ایک ماہ سات گولیاں بیس روپے ۲۰

دوائی فضل الٰہی
نرینہ اولاد کے لئے
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں
ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اس
کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ
لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
قیمت مکمل کورس سو روپے

تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چچا چوہدری احمد علی صاحب بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں (ناصر محمد الدین فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۔ عزیزم عبدالرحیم عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور اس نے امسال بی ایس سی فائنل امتحان بھی دینا ہے۔ (محمد عبدالقدیر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قاضی احمد)

۳۔ مکرم نعیم احمد صاحب وسیم آج کل بہت بیمار ہیں خون میں انتہائی حد تک کمی ہو گئی ہے۔ (صادقہ وسیم اہلیہ نعیم احمد وسیم۔ کراچی)

۴۔ میری امی جان سانس میں رکاوٹ اور معدہ میں خرابی کی وجہ سے علیل ہیں (امینہ تنویر)

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان سب احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(از حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عرصہ زیر رپورٹ یکم مئی تا ۱۵ مئی ۱۹۶۸ء چندہ مساجد کی مد میں احمدیہ خواتین کی طرف سے دو ہزار دو سو ستانوے روپے کے وعدہ جات اور دو ہزار تین سو اٹھانوے روپے کی وصولی ہوئی ہے گویا پندرہ مئی ۱۹۶۸ء تک وعدہ جات کی کل مقدار پانچ لاکھ اٹھہتر روپے اور وصولی کی کل مقدار چار لاکھ ترپن ہزار چھ سو چھہتر روپے ہو چکی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس حساب سے ابھی مزید چھیالیس ہزار تین سو چوبیس روپے ہم نے اس مد میں جمع کرنے ہیں تا مسجد پر خرچ شدہ رقم کو پورا کر سکیں۔ جن بہنوں نے ساڑھے چار لاکھ تک زائد رقم جمع کر دی ہے۔ ان کے لئے مزید چھیالیس ہزار دینا کوئی مشکل کام نہیں، تمام لجنات کو چاہیئے

۱۔ وہ جائزہ لیں کہ ان کے شہر قصبہ یا گاؤں میں کوئی ایک بھی احمدی عورت نہ رہ جائے جس نے اس بابرکت تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ جائزہ لینے پر جن مستورات کا علم ہو ان پر اس تحریک کی اہمیت واضح کر کے ان سے حسب استطاعت وعدے لئے جائیں۔

۲۔ وعدہ جات اور وصولی میں چھیالیس ہزار کا فرق ہے جس کا مطلب ہے کہ اگر سابقہ وعدہ جات کی وصولی پورے طور پر کر لی جائے تو رقم پوری ہو سکتی ہے۔ ہر شہر میں جائزہ لیا جائے کہ کس کس نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اس کو توجہ دلائی جائے اور وصولی کی جائے۔

۳۔ ہر لجنہ مسجد کے چندہ کا ریکارڈ مکمل رکھے اور ہر رقم جو وہ بھجوائیں اس کے ساتھ نام بنام چندہ دینے والیوں کی تفصیل ہو۔ ابھی تک بہت سی رقوم کی تفصیل کا علم نہیں ہو سکا۔

۴۔ تین سو روپے یا اس سے زائد چندہ دینے والی بہن کا نام انشاء اللہ مسجد پر کندہ کروایا جائے گا۔

۵۔ ہر ہفتہ چندہ دینے والیوں کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اور حضور ان کے لئے دعا فرماتے ہیں، اپنا وعدہ جلد پورا کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کو حاصل کر لیں۔

۶۔ تمام طالبات جنہیں اس سال اپنے اپنے امتحان میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ کامیابی کی خوشی میں خانہ خدا کے لئے چندہ دیں۔

۷۔ یاد رہے کہ اس چندہ کو ہم نے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ سے قبل ختم کرنے کی کوشش کرنی ہے یعنی یکم اکتوبر ۶۸ء تک اس لئے ہر جگہ کی لجنہ کو اس سلسلہ میں پورے طور پر کوشش کرنی ہوگی۔

۸۔ جہاں لجنات کی تنظیم نہیں وہاں کی مستورات اپنے پریذیڈنٹ جماعت یا سیکرٹری مال کی معرفت چندہ بھجوا سکتی ہیں۔ ایسی جگہوں کے پریذیڈنٹوں یا مربیان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مستورات کے سامنے وقتاً فوقتاً اس تحریک کو پیش فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اشاعت اسلام کی خاطر پیش از پیش قربانیاں دیں۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم مکرم ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب ڈینٹل سرجن سرگودھا چھ سات سال سے بعارضہ قلب بیمار چلے آ رہے ہیں۔ علاج معالجہ سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا لیکن پچھلے دنوں ہومیو پیتھک علاج سے طبیعت میں نمایاں فرق پڑا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو کامل اور عاجل صحت اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

(سید بشیر احمد۔ دواخانہ خدمت خلق)

۲۔ میرے بڑے لڑکے عزیزم محمد رشید چوہدری ٹیلیفون سپروائزر گوجرانوالہ کو چند دن سے ناک سے خون آ رہا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

(محمد اسماعیل خوشنویس ربوہ)

۳۔ میرے نانا محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی میں شمولیت کا شرف حاصل ہے اکثر بیمار رہتے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نعاد محمود خان دارالرحمت وسطی ربوہ)

۴۔ میرا ماموں زاد بھائی شیخ اللہ دتہ کافی عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کی دادی جان بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ دونوں کو کامل صحت عطا فرمائے۔ (مقصود احمد بھٹی۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں

قارئین الفضل کے لئے ضروری اطلاع

قارئین کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کاغذ اور اخباری صنعت کے دیگر سامان کی گرانی کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے روزنامہ "الفضل" کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا۔ چنانچہ آئندہ روزنامہ الفضل کے چندہ کی شرح حسب ذیل ہوگی:-

چندہ سالانہ	۳۰-- روپے	فی پرچہ	۱۵ پیسے
" ششماہی	۱۶-- روپے	خطبہ نمبر سالانہ	۸ روپے
" سہ ماہی	۹-- روپے	سالانہ چندہ بذریعہ بحری ڈاک:	
" ایک ماہ	۳-۷۵ روپے	یورپی ممالک	۵۰-- روپے
		اسلامی ممالک	۴۰-- روپے

جیسا کہ قارئین کرام کو علم ہے انہی وجوہ کی بنا پر دیگر ملکی اخبارات بہت عرصہ پیشتر ہی اپنی قیمتوں میں اضافہ کر چکے ہیں الفضل کی قیمت میں اضافہ کافی عرصہ انتظار کے بعد بامر مجبوری کیا گیا ہے امید ہے کہ احباب موجودہ گرانی کے پیش نظر آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرمائیں گے اور حسب سابق ادارہ ہذا سے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

شکریہ اور درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے آٹھ ماہ پیشتر عاجز پر پلورسی کا حملہ ہوا تھا اس وقت سے بہ نظارت اصلاح و ارشاد سے رخصت حاصل کر کے علاج کراتا رہا ہوں دوران علاج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اطال اللہ عمرہ نہ صرف دعا فرماتے رہے بلکہ ازراہ شفقت بعض دوائیں بھی تجویز فرمائیں اور احباب جماعت بھی دعا کرنے کے علاوہ بیماری کے متعلق دریافت فرماتے رہے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً صحت یاب ہو گیا ہوں اور ہلکا کام کرنے کی اجازت مل گئی ہے میں نہ صرف حضور ایدہ اللہ کی شفقت کا بے حد شکر گزار ہوں بلکہ تمام بھی رکھنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو جزائے خیر دے آمین

تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عاجز کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بقیہ زندگی میں بھی محض اپنے فضل و رحم سے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین (خاکسار محمد یار عارف سابق مبلغ انگلستان)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴